سوال

(532) قبرستان کو مسمار کرکے رہائش اختیار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری رہائش گاہ کے نزدیک ایک پرانا قبرستان واقع تھا جس میں آخری قبر جو بنائی گئی تھی وہ 12سال پرانی ہے عرصہ 6سال قبل مالک زمین نے قبریں مسمار کرکے رہائش اختیار کرلی ہے آپ مہربانی فرماکر تفصیل سے جواب ارسال فرمائیں۔

(1)۔ قبروں کو مسمار کرکے رہائش اختیار کی جاسکتی ہے؟

(2)۔ دوران رہائش اگر عبادت کی جائے تو درست ہوگی قبروں والی جگہ پر مویشی رکھے جاسکتے ہیں قبر کو مسمار کرنے سے پہلے کوڑا کرکٹ قبروں پر پڑا رہتا تھا قبریں مسمار کرنے والے پر پرچہ بھی ہوگیا ہے اس شخص نے زمین ایک دوسرے شخص کے پاس بیچ دی ہے آیا خریدنے والے کےلیے رہائش اختیار کرنا گناہ تو نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کی قبریں اکھاڑ کر رہائش اختیار کرنا درست نہیں ہے البتہ قبریں اگر بے نشان ہوچکی ہوں تو تعمیر میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا اور جہاں تک کفار کی قبروں کا تعلق ہے سو وہاں ہر دو صورت میں بلاتردد رہائشی مکان تعمیر کیا جاسکتا ہے ملاحظہ ہو۔

«صحیح البخاري باب هل ینبش قبور مشرکی الجاهلیة ویتخذ مکانها مساجد»

اور مذکور مقام چونکہ موجودہ صورت میں قبرستان نہیں رہا اس لیے اس میں عبادت کرنا درست فعل ہے حدیث میں ہے۔

«الارض کلها مسجد الا المقبرة والحمام» (رواہ الخمسة الا النسائی)

یعنی "تمام زمین مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام۔"

اور جس شخص نے اس زمین کو خرید کیا ہے وہ بری الذمہ اصلاً مجرم تو پہلا انسان ہے جس نے مسلمانوں کی قبروں کی بے حرمتی کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

«لاتصلواالی القبورولا تجلسوا علیھا» (رواہ الجماعة الاالبخاري وابن ماجہ)

یعنی""نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو اور نہ ان کے اوپر بیٹھو۔"

ھذاما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص818

محدث فتویٰ